قادیانیت

آئین اور قانون کیا کہتا ہے؟

- آئین کے تحت قادیانیوں کو کون سے حقوق حاصل ہیں؟
- آئین و قانون کے تحت قادیانیوں پر کون کون سی پابندیاں عائد ہیں؟
- کیا قادیانیوں کو اقلیت کی آڑ میں اکثریت کی دل آزاری کی اجازت دی جا سکتی ہے؟
- قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں میں کیا فرق ہے؟
- کیا قادیانی پاکستان کے کلیدی عہدوں پر فائز ہو سکتے ہیں؟
- سپریم کورٹ آف پاکستان نے قادیانیوں کے متعلق کیا احکامات جاری کیے؟

سلگتے سوالات کے مسکت جوابات پر مبنی نہایت معلوماتی تحریر
جو آپ سے عمیق مطالعہ اور خصوصی توجہ کی متقاضی ہے۔

محمد متین خالد

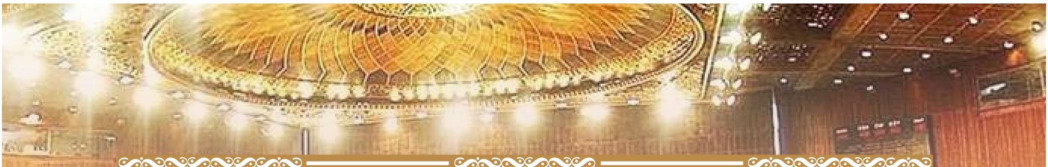

حقائق نامہ

پوری امت مسلمہ کا ایمان وعقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی ظلی بروزی، تشریعی غیر تشریعی یا نیا نبی نہیں آئے گا۔قرآن مجید کی تقریباً 100 آیات اور حضور نبی کریم ﷺ کی تقریباً 210 احادیث مبارکہ اس موضوع پر دلالت کرتی ہیں۔اسے عقیدہ ختم نبوت کہتے ہیں۔اس عقیدہ پر پوری امت کا اجماع ہے۔صحابہ کرامؓ سے لے کر تابعین و تبع تابعین کے ساتھ ساتھ ہر ملک اور ہر زمانے کے ممتاز فقہا، علما، محدثین، متکلمین اور مفسرین یہ تصریح کر چکے ہیں کہ اس عقیدہ سے ذرا سا بھی انحراف کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔اس کے برعکس قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ نبوت ورسالت ختم نہیں ہوئی بلکہ جاری ہے۔وہ آنجہانی مرزا قادیانی کو نبی اور رسول بلکہ نعوذ باللہ 'محمد رسول اللہ' مانتے ہیں۔قادیانیوں کے انہی گستاخانہ اور کفریہ عقائد کی بنا پر ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر ستمبر 1974ء میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔قادیانیوں نے اس فیصلہ کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس فیصلہ کے خلاف مزاحمت کرتے ہوئے پورے زور وشور سے اپنے عقائد کی تبلیغ وتشہیر اور شعائر اسلامی کا بے دریغ استعمال شروع کر دیا۔اس پر ملک بھر میں لا اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہونے لگی۔ چنانچہ حکومت نے قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال سے روکنے کے لیے ان کے خلاف تعزیرات پاکستان میں دفعہ 298 بی اور 298 سی کا اضافہ کیا۔اس پر قادیانیوں نے حقوق انسانی کی آڑ میں مغربی دنیا میں اس قانون کے خلاف ژاژ خائی شروع کر دی۔آخر کار انہوں نے مختلف عدالتوں سے ہزیمت اٹھانے کے بعد اس قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں رٹ دائر کر دی کہ انہیں آئین پاکستان میں دیئے گئے حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔سپریم کورٹ کے فل بنچ نے اس کیس کی تفصیلی سماعت کے بعد اپنے فیصلہ میں قرار دیا کہ قادیانی آئین میں دی گئی اپنی حیثیت تسلیم نہیں کرتے جس سے ملک بھر میں امن عامہ کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔مزید کہا کہ وہ دھوکے باز غیر مسلم ہیں اور دھوکے بازوں کے کوئی حقوق نہیں ہوتے۔

قادیانیت کے حوالے سے آئینی اور عدالتی امور کے ماہر جناب محمد متین خالد کا نیا کتابچہ 'قادیانیت آئین اور قانون کیا کہتا ہے؟' نہایت معلوماتی اور چشم کشا ہے۔انہوں نے اس حوالے سے آئینی اور عدالتی تاریخ کھنگالتے ہوئے قادیانی سوالات واعتراضات کے مختصر مگر جامع جوابات دے کر اس کتابچہ کی اہمیت میں کئی گنا اضافہ کر دیا ہے۔امید ہے اسے علمی حلقوں میں استحسان کی نظروں سے دیکھا جائے گا۔خالد صاحب کو اس کاوش پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہدیہ تبریک اور آئندہ مزید تحقیقی کاوشوں میں ثابت قدمی اور سرخروئی کی دعائیں۔

محمد طیب قریشی

ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

قادیانیت

آئین اور قانون کیا کہتا ہے؟

- آئین کے تحت قادیانیوں کو کون سے حقوق حاصل ہیں؟
- آئین و قانون کے تحت قادیانیوں پر کون کون سی پابندیاں عائد ہیں؟
- کیا قادیانیوں کو اقلیت کی آڑ میں اکثریت کی دل آزاری کی اجازت دی جاسکتی ہے؟
- قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں میں کیا فرق ہے؟
- کیا قادیانی پاکستان کے کلیدی عہدوں پر فائز ہو سکتے ہیں؟
- سپریم کورٹ آف پاکستان نے قادیانیوں کے متعلق کیا احکامات جاری کیے؟

سلگتے سوالات کے مسکت جوابات پر مبنی نہایت معلوماتی تحریر
جو آپ سے عمیق مطالعہ اور خصوصی توجہ کی متقاضی ہے۔

محمد متین خالد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب
:0300-6669680, 0300-4839384

انتساب!

نابغہ روزگار، غرقاب عشق رسول ﷺ، مجاہد تحفظ ناموس رسالت،
اسلام اور پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کے محافظ
عزت مآب جناب **محمد جنید اقبال**
(معروف دانشور، سینئر تجزیہ نگار، ٹی وی اینکر پرسن)

کے نام

کل مقصد حیات کی کچھ بحث چھڑ گئی
تیرا ہی نام ہم نے لیا، بارہا لیا

حضرت محمد مصطفی ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریعی، غیر تشریعی، ظلی، بروزی یا نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور حضور نبی کریم ﷺ کی تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اس بات پر ایمان ''عقیدۂ ختمِ نبوت'' کہلاتا ہے۔ ختمِ نبوت اسلام کا متفقہ، اساسی اور اہم ترین بنیادی عقیدہ ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی ہے۔ یہ ایک ایسا حساس عقیدہ ہے کہ اگر اس میں شکوک وشبہات کا ذرا سی بھی رخنہ پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان نہ صرف اپنی متاعِ ایمان کھو بیٹھتا ہے بلکہ وہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے بھی خارج ہو جاتا ہے۔ پوری امت مسلمہ کا اس امر پر اجماع ہے کہ سب سے اوّل نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری (نبی و رسول) حضرت محمد مصطفی ﷺ ہیں۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکار ہمیشہ تاویلات اور جھوٹی باتوں کو بنیاد بنا کر دین اسلام میں تبدیلی و تحریف کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ مگر امت مسلمہ نے دین اسلام میں ذرا سی بھی تبدیلی، تحریف یا کمی بیشی کو گوارا نہ کیا۔ بلکہ ہر قسم کے مشکل اور نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے دل و جان سے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کی اور منکرینِ ختم نبوت کے خلاف بھرپور جہاد کیا۔

موجودہ دور میں منکرینِ ختم نبوت کا گروہ فتنۂ قادیانیت کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اس فتنہ کا بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی تھا جس نے انگریزوں کے اشارے پر قادیان (گورداسپور، بھارت) میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ پھر سلطنت برطانیہ کی سرپرستی میں اپنی بھونڈی تاویلات اور تحریفات کے ذریعے امت محمدیہ کے مستحکم

قلعہ میں شگاف ڈالنے اور ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک سازشیں کیں۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ حضور نبی کریم ﷺ اور شعائر اسلامی کی توہین بھی شروع کر دی۔ اسلام اور اس کی مقدس شخصیات کے خلاف قادیانیوں کی گستاخیوں اور ہرزہ سرائیوں کو اکٹھا کیا جائے تو کئی دفتر تیار ہو سکتے ہیں۔ قادیانیوں کی طرف سے شان رسالت ﷺ میں کی جانے والی بعض گستاخیاں ایسی ہیں جنھیں پڑھ کر کلیجا منہ کو آتا اور آنکھوں میں خون اتر آتا ہے۔ ربوہ کے قادیانی قبرستان میں ہر قبر پر لکھا ہوا ہے کہ یہ مردہ اور اس کی ہڈیاں یہاں امانتاً دفن ہیں' حالات سازگار ہونے پر اکھنڈ بھارت کے قیام اور پاکستان کے انہدام کے بعد انھیں قادیان (بھارت) منتقل کیا جائے گا...... (نعوذ باللہ) جہاں علی الاعلان آنجہانی مرزا قادیانی کو ''محمد رسول اللہ'' کہہ کر پیش کیا جاتا ہے...... تحریف شدہ قرآن مجید شائع کر کے پوری دنیا میں پھیلائے جاتے ہیں...... مرزا قادیانی کی بیوی نصرت جہاں بیگم کو ''ام المومنین'' کے روپ میں پیش کیا جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ)...... جہاں جنت اور دوزخ کے نام پر لوگوں کو بے وقوف بنایا جاتا ہے، ربوہ جسے ''ویٹیکن سٹی'' بنانے کی ناکام کوشش کی گئی، جہاں سے ان کا اپنے مرکز حیفہ (اسرائیل) سے براہ راست رابطہ برقرار رہتا ہے، جہاں ریٹائرڈ قادیانی فوجی افسروں پر مشتمل ''فرقان فورس'' اور ''خدام الاحمدیہ'' ایسی تربیت یافتہ تنظیمیں پاکستان دشمن طاقتوں کے ایماء پر ملکی امن و امان غارت کرنے کے لیے ہر وقت تخریبی سازشوں کے جال بنتی رہتی ہیں...... جہاں خلیفہ سے معمولی اختلاف کرنے والے ''گستاخ'' کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے، جہاں **1967**ء میں سقوط بیت المقدس، **1971**ء میں سقوط ڈھاکہ، **1974**ء میں شاہ فیصلؒ کی شہادت، **1979**ء میں ذوالفقار علی بھٹو کی سزائے موت، **1988**ء میں جنرل ضیاء الحق اور پاک افواج کے دیگر اعلیٰ افسران کی اجتماعی شہادت، **1998**ء میں بھارتی ایٹمی دھماکوں اور دسمبر **2001**ء میں افغانستان پر امریکی قبضہ کی خوشی میں تمام قادیانیوں نے جشن منایا۔ جہاں قادیانی جلسوں میں (نعوذ باللہ) ''احمدیت زندہ باد'' ...... ''محمدیتؐ مردہ باد'' ...... ''مرزا قادیانی کی جے'' ...... کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ جہاں پاک فضائیہ کے

سابق سربراہ ایئر مارشل ظفر چودھری نے جہازوں کی ایک ٹولی کی قیادت کرتے ہوئے 1973ء میں قادیانی جلسہ میں اپنے ''خلیفہ'' مرزا ناصر کو سلامی دی تھی' اس موقع پر قادیانی خلیفہ نے اپنے پیروکاروں کو خوشخبری دی کہ ''پھل پک چکا ہے...... جلد ہی ہماری جھولی میں گرنے والا ہے''...... علی ہذا القیاس ربوہ میں اس اسلام اور پاکستان کے خلاف بہت زیادہ سازشیں تیار ہوتی ہیں۔

29 مئی 1974ء کو ربوہ (حال چناب نگر) میں جو سانحہ پیش آیا، اس پر پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا۔ ملک کے طول و عرض میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا عوامی مطالبہ گونجنے لگا۔ 30 جون 1974ء کو قومی اسمبلی میں مولانا شاہ احمد نورانی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کی قرارداد پیش کی جس پر مولانا مفتی محمود، مولانا عبدالمصطفی الازہری، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالحق، چوہدری ظہور الٰہی، شیر باز خان مزاری، مولانا محمد ظفر احمد انصاری، مولانا نعمت اللہ، سردار شوکت حیات، علی احمد تالپور اور رئیس عطاء محمد خاں مری سمیت چالیس کے قریب ممبرانِ اسمبلی نے دستخط کیے۔ اس قرارداد میں کہا گیا کہ قادیان کے آنجہانی مرزا قادیانی نے حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے بعد اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ قرآنی آیات کا تمسخر اڑایا۔ جہاد کو ختم کرنے کی مذموم کوششیں کیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانیت سامراج کی پیداوار ہے جس کا مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا ہے۔ قادیانی مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ لہٰذا اسمبلی مرزا قادیانی کے پیروکار قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر آئینِ پاکستان میں ضروری ترمیم کرے۔

5 اگست 1974ء کو صبح دس بجے سپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خاں کی صدارت میں اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو، وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ، وفاقی وزیر برائے مذہبی امور مولانا کوثر نیازی سمیت پوری کابینہ نے شرکت کی۔ تلاوتِ قرآن مجید کے بعد قادیانی جماعت کے وفد کو جس کی سربراہی قادیانی خلیفہ مرزا ناصر کر رہا تھا، بلایا گیا۔ اسمبلی میں طے پایا گیا کہ کوئی رکن

قومی اسمبلی براہِ راست مرزا ناصر سے سوال نہ کرے بلکہ وہ اپنا سوال لکھ کر اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار کو دے دے جو خود مرزا ناصر سے اس بارے میں دریافت کریں گے۔ دنیا کی تاریخ میں جمہوری نظامِ حکومت کا یہ واحد واقعہ ہے کہ اکثریت کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کے بجائے قادیانی مذہب کے دونوں فرقوں (ربوی و لاہوری) کے سربراہوں کو اپنا اپنا مؤقف پیش کرنے کے لیے بلایا گیا۔ تعارفی کلمات کے بعد اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے مرزا ناصر سے قادیانی عقائد پر بحث شروع کی اور اس سے پوچھا کہ آپ مرزا قادیانی کو کیا مانتے ہیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ ہم مرزا غلام احمد کو مہدی اور مسیح موعود مانتے ہیں۔ اٹارنی جنرل نے پوچھا کہ اس کے علاوہ آپ مرزا صاحب کو کیا مانتے ہیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ کچھ نہیں۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں صراحتاً دعویٰ کیا ہے کہ وہ خود "محمد رسول اللہ" ہے۔ اور آپ جب کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں تو محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں۔ اس پر مرزا ناصر نے کہا کہ ہم مرزا صاحب کو محمد رسول اللہ نہیں مانتے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ کیا آپ مرزا قادیانی کے دعویٰ محمد رسول اللہ کو جھوٹا مانتے ہیں؟ اس پر مرزا ناصر خاموش ہو گیا۔ پھر اٹارنی جنرل نے مندرجہ ذیل اقتباسات پیش کیے۔

- "پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ و الذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 از مرزا قادیانی)

- "مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمدؐ اور احمدؐ ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمدؐ کی چیز محمدؐ کے پاس ہی رہی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 216 از مرزا قادیانی)

- "میں آدمؑ ہوں، میں نوحؑ ہوں، میں ابراہیمؑ ہوں، میں اسحاقؑ ہوں، میں

یعقوبؑ ہوں، میں اسماعیلؑ ہوں، میں موسیٰؑ ہوں، میں داوٗدؑ ہوں، میں عیسیٰؑ ابن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں۔" (تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 521، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521 از مرزا قادیانی)

❑ کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں فرمایا تھا۔" (کلمۃ الفصل صفحہ 104، 105، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

❑ "ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی وبین المصطفی فما عرفنی وما رایٰ اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے، پس مسیح موعود خود محمد ﷺ رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد ﷺ رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

❑ محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں"
(روزنامہ بدر قادیان، 25 اکتوبر 1906ء از مرزا قادیانی)

جب اٹارنی جنرل نے مرزا قادیانی کی کتب سے مذکورہ بالا حوالہ جات پیش کیے تو ممبران اسمبلی غم وغصہ میں ڈوب گئے۔ بہرحال 13 روز کی طویل بحث اور جرح کے بعد مرزا ناصر نے نہ صرف اپنے تمام کفریہ عقائد ونظریات کا برملا اعتراف کیا بلکہ لایعنی تاویلات کے ذریعے ان کا دفاع بھی کیا۔ 5 اور 6 ستمبر کو اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے 13 روز کی بحث کو سمیٹتے ہوئے اراکین اسمبلی کو مفصل بریفنگ دی۔ ان کا بیان اس قدر مدلل، جامع اور ایمان افروز تھا کہ کئی آزاد خیال اور سیکولر ممبران اسمبلی بھی قادیانیوں کے عقائد وعزائم سن کو پریشان ہوگئے۔ چنانچہ 7 ستمبر 1974ء کو شام 4 بج کر 35 منٹ پر پارلیمنٹ نے

متفقہ طور پر قادیانیوں کے دونوں فرقوں (ربوی و لاہوری) کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور آئین پاکستان کے آرٹیکل نمبر (3)106 اور شق ((2603 میں اس کا مستقل اندراج کر دیا۔

قادیانی 1974ء سے لے کر اب تک یہ کہتے چلے آ رہے ہیں کہ اگر یہ کارروائی شائع ہو جائے تو آدھا پاکستان قادیانی ہو جائے گا۔ قومی اسمبلی کی یہ کارروائی اب شائع ہونے سے قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ پورا ہو گیا۔ لیکن حیرت ہے کہ اس خبر سے قادیانیوں کے ہاں صفِ ماتم بچھ گئی ہے۔ کیونکہ اس وقت کے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار مرحوم نے ایک سوال پر کہ ”قادیانیوں کا کہنا ہے کہ اگر یہ روداد شائع ہو جائے تو آدھا پاکستان قادیانی ہو جائے گا۔“ کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ ”سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، یہ کارروائی ان کے خلاف جاتی ہے۔ ویسے وہ اپنا شوق پورا کر لیں، ہمیں کیا اعتراض ہے۔ ان دنوں ساری اسمبلی کی کمیٹی بنادی تھی اور کہا گیا تھا کہ یہ ساری کارروائی سیکرٹ ہو گی تاکہ لوگ اشتعال میں نہ آئیں۔ میرے خیال میں اگر یہ کارروائی شائع ہو گئی تو لوگ قادیانیوں کو ماریں گے۔“ (انٹرویو نگار منیر احمد منیر ایڈیٹر ”ماہنامہ آتش فشاں“ لاہور، مئی 1994ء)

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کارروائی کے نتیجہ میں قومی اسمبلی کا کوئی ایک رکن بھی قادیانی نہیں ہوا، بلکہ قادیانی خلیفہ مرزا ناصر کی ٹیم میں شامل ایک معروف قادیانی مرزا سلیم اختر چند ہفتوں بعد قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گیا۔

ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے 7 ستمبر 1974ء کو متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ لیکن اس کے باوجود وہ سرعام اور مسلسل شعائر اسلامی استعمال کرتے ہیں۔ غیر مسلم ہونے کے باوجود اپنی عبادت گاہ کو مسجد، مرزا قادیانی کو نبی اور رسول، مرزا قادیانی کی بیوی کو ام المومنین، مرزا قادیانی کے دوستوں کو صحابہ کرام، قادیان کو مکہ مکرمہ، ربوہ کو مدینہ، مرزا قادیانی کی باتوں کو احادیث مبارکہ، مرزا قادیانی پر اترنے والی نام نہاد وحی کو قرآن مجید اور محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں۔ چنانچہ 26 اپریل 1984ء کو حکومت نے ایک بڑے قانونی سقم کو دور کرتے ہوئے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس میں قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال سے قانوناً

روکا گیا۔ اس آرڈیننس کے نتیجہ میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/B اور 298/C کے تحت کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا، اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتا، اپنے مذہب کی تبلیغ و تشہیر نہیں کر سکتا اور شعائر اسلامی وغیرہ استعمال نہیں کر سکتا۔ خلاف ورزی کی صورت میں وہ 3 سال قید اور جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ قادیانیوں نے اپنے خلیفہ مرزا طاہر کے حکم پر اس آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پورے ملک میں شعائر اسلامی کی توہین کی اور اس کے خلاف ایک بھرپور مہم چلائی جس کے نتیجہ میں پاکستان کے اکثر شہروں میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہوئی۔ قادیانی قیادت نے اس آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا۔ جہاں انکی رٹ درخواست خارج کرتے ہوئے جج صاحبان نے متفقہ طور پر اس آرڈیننس کو درست قرار دیا اور قادیانیوں کے بارے میں دوسو صفحات سے زائد اپنے تاریخی فیصلہ میں لکھا:

❑ ''قادیانی امت مسلمہ کا حصہ نہیں ہیں۔ اس بات کو خود ان کا اپنا طرز عمل خوب واضح کرتا ہے۔ ان کے نزدیک تمام مسلمان کافر ہیں۔ وہ ایک الگ امت ہیں۔ یہ متناقض ہے کہ انھوں نے امت مسلمہ کی جگہ لے لی ہے اور مسلمانوں کو اس امت سے خارج قرار دیا ہے۔ مسلمان انھیں امت مسلمہ سے خارج قرار دیتے ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس امت سے خارج سمجھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ دونوں ایک ہی امت میں سے نہیں ہو سکتے۔ یہ سوال کہ امت مسلمہ کے افراد کون ہیں؟ برطانوی ہندوستان میں کسی ادارے کے موجود نہ ہونے کی بنا پر حل نہ ہو سکا' لیکن اسلامی ریاست میں اس موضوع کو طے کرنے کے لیے ادارے موجود ہیں اور اس لیے اب کوئی مشکل درپیش نہیں ہے............ قادیانیوں اور مسلمانوں کے مابین یہ کشمکش اور قطعی علیحدگی خود مرزا قادیانی اور اس کے جانشینوں کی تحریروں کا نتیجہ ہے........... کلمۃ الفصل میں کہا گیا ہے:

''ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے غیر احمدیوں (مسلمانوں) کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریمؐ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں، ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا، ان کے

جنازے پڑھنے سے روکا گیا، اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں، ایک دینی، دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ وناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 169، 170 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

سپریم کورٹ کے فل بنچ نے قادیانیوں کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کے تاریخی فیصلہ پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے اپنے فیصلہ میں لکھا:

❑ ''اس ترمیم نے مرزا قادیانی کے پیروکاروں کو جو عموماً احمدیوں کے نام سے معروف ہیں' غیر مسلم قرار دے دیا تھا۔ یہ ترمیم جمہوری' پارلیمانی نیز عدالتی طریقے پر کی گئی تھی اور پورے ہاؤس پر مشتمل خاص کمیٹی کی طویل روئیداد کے دوران قادیانیوں کے دونوں گروہوں کے مسلمہ لیڈروں کو بھی اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کا پورا موقع فراہم کیا گیا تھا۔ اس کمیٹی کو پیش کی جانے والی قرارداد میں یہ تصریح بھی موجود تھی کہ: ''قادیانی اندرونی اور بیرونی سطح پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔'' اور یہ کہ: ''اس وقت مکہ مکرمہ میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس نے جس میں دنیا بھر سے 140 وفود نے شرکت کی تھی' بالاتفاق قرار دیا تھا کہ ''قادیانیت اسلام اور عالم اسلام کے خلاف سرگرم عمل ایک تخریبی تحریک ہے جو دھوکے اور مکاری سے ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔'' (مباحثہ قومی اسمبلی پارلیمنٹ جلد 4' 1974ء)'' (PLD 1988 SC 167)

لاہور ہائی کورٹ کے جناب جسٹس محمد رفیق تارڑ نے قادیانیوں کے خلاف اپنے ایک فیصلہ میں لکھا:

❑ ''مرزا قادیانی نے بذات خود ''محمد رسول اللہ'' ہونے کا اعلان کیا اور ان تمام لوگوں کے خلاف بے حد غلیظ زبان استعمال کی' جنھوں نے اس کی جھوٹی نبوت کے دعویٰ کو مسترد کیا اور اس (مرزا قادیانی) نے خود اعلان کیا کہ وہ برطانوی سامراج کی پیداوار یعنی اس کا ''خود کاشتہ پودا'' ہے۔ لہٰذا جب وہ اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خود ''محمد رسول اللہ''

ہے اور اس کے پیروکار اس کو ایسا ہی مانتے ہیں‘ تو اس صورت میں وہ رسول اکرم حضرت محمد ﷺ کی شدید توہین اور تحقیر کے مرتکب ہوتے ہیں۔‘‘ (PLD 1987 Lahore 458)

لاہور ہائی کورٹ کے جناب جسٹس میاں نذیر اختر نے قادیانیوں کی توہین رسالت ﷺ پر مبنی اسلام دشمن سرگرمیوں کے خلاف اپنے ایک فیصلہ میں لکھا:

❑ ’قادیانی ایک علیحدہ گروہ ہیں اور ان کا اسلام اور امت مسلمہ سے کوئی تعلق نہیں‘ کیونکہ مرزا قادیانی نے اسلام کی تعلیمات کی واضح خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے نبی ہونے کے بارے میں جھوٹا دعویٰ کیا اور اعلان کیا کہ اس کی ’’نبوت‘‘ پر یقین نہ رکھنے والے سب کافر ہیں۔ اس نے یہ دعویٰ کر کے تو انتہا کر دی کہ وہ آدمؑ ابراہیمؑ موسیٰؑ عیسیٰؑ اورحتیٰ کے محمدؐ ہے۔ (نعوذ باللہ من ذلک) مرزا قادیانی نے نبی پاک حضرت محمد ﷺ پر نازل شدہ قرآن مجید کی آیات کو اپنے آپ سے منسوب کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ مرزائی کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے واضح طور پر لفظ ’’محمدؐ‘‘ سے مراد ’’مرزا قادیانی‘‘ ہی لیتے ہیں۔ اسی طرح وہ مرزا قادیانی پر درود بھیجتے ہیں۔ گویا جب یہ لوگ (قادیانی) کلمہ طیبہ اور درود پڑھتے ہیں تو ان کے قلب و ذہن پر مکمل طور پر مرزا قادیانی کا تصور ہوتا ہے اور اس طرح کرتے ہوئے وہ نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے مقدس نام کی تحقیر کر رہے ہوتے ہیں............مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا تھا کہ ’’وہ احمد اور محمد ہے اور اس میں نبی اکرم حضرت محمد ﷺ اور دیگر تمام انبیا علیہم السلام کی خوبیاں موجود ہیں۔‘‘ اس نے دعویٰ کیا کہ حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت میرے دعویٰ نبوت سے متاثر نہیں ہوئی کیونکہ وہ کچھ نہیں سوائے اس کے کہ (ظلی اور بروزی شکل میں) وہ (مرزا قادیانی) ’’محمد ﷺ ہے‘‘۔ قادیانی‘ جو مرزا قادیانی کی تعلیمات پر ایمان رکھتے ہیں‘ اس کے لیے درود وسلام پڑھتے ہیں جبکہ مسلمانوں کے مطابق یہ (درود وسلام) نبی پاک ﷺ کا استحقاق ہے۔ قادیانی حضرات مرزا قادیانی کو حضرت محمد ﷺ کے برابر سمجھتے ہوئے اس پر درود بھیجتے ہیں اور اس طرح نبی پاک حضرت محمد ﷺ کے رتبہ کو گھٹا کر مرزا قادیانی کے برابر قرار دیتے ہیں۔ قادیانیوں کا یہ فعل واضح طور پر نبی اکرم حضرت محمد ﷺ کے مبارک اور مقدس نام کی تحقیر کے مترادف ہے‘ جو زیر دفعہ 295-C پی پی سی قابل سزا

ہے..........’اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانی یا مرزا قادیانی کے دوسرے پیروکار 298-B تعزیرات پاکستان کے تحت کچھ مخصوص کلمات مثلاً امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی یا اہل بیت وغیرہ کا استعمال نہیں کر سکتے۔ تاہم یہ مذکورہ ممنوعہ کلمات قادیانیوں کو اس بات کا لائسنس نہیں دے دیتے کہ وہ دیگر اس قسم کے مشابہ کلمات یا شعائرِ اسلام استعمال کریں جو عام طور پر عام مسلمان استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح کرنے سے یہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہے ہوں گے، جو قانون کے مطابق ممنوع ہے.......... قادیانی، مرزا قادیانی کے لیے درود و سلام پڑھتے ہیں اور ساتھ ہی مرزا قادیانی کو حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کے برابر گردانتے ہیں۔ قادیانیوں کی اس حرکت اور فعل سے واضح طور پر حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کے مقدس اور مبارک نام کی تحقیر اور بے حرمتی ثابت ہوتی ہے۔ حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کے مقام و مرتبہ کو گھٹا کر مرزا قادیانی کے برابر کیا گیا۔ وہ (مرزا قادیانی)، جس نے اپنے آپ کو برطانوی حکومت کا خود کاشتہ پودا قرار دیا۔ جس نے برطانوی گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری کو اسلام کا ایک حصہ سمجھا اور جہاد کے حرام ہونے کا دعویٰ کیا، حضرت امام حسینؓ کی تذلیل واہانت کی، جس نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ تمام مسلمان جو اس (مرزا قادیانی) پر ایمان نہیں لاتے، کافر ہیں..........مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ وہ مقام اور مرتبہ کے لحاظ سے حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ سے بڑھ کر ہے۔‘‘

’’کربلائیست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم‘‘

ترجمہ: ’’میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ سو (100) حسینؓ ہر وقت میری جیب میں ہیں۔‘‘ (نزول المسیح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477 از مرزا قادیانی)

’’تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ اور تمہارا ورد صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ (ذکر حسینؓ) کا ڈھیر ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی صفحہ 82 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 194 از مرزا قادیانی)

(1992 PCR.LJ 2346) (1992 PCR.LJ 2351)

لاہور ہائی کورٹ کے جناب جسٹس خلیل الرحمن خان نے قادیانیوں کے صد

سالہ جشن پر پابندی لگاتے ہوئے اپنے ایک مفصل فیصلہ میں لکھا:

❑ ''عام لوگ یعنی امتِ مسلمہ قادیانیوں کی سرگرمیوں اور ان کے مذہب کی تبلیغ کی مزاحمت ومخالفت کرتی ہے تاکہ ان کے مذہب کا اصل دھارا پاک صاف اور غلاظت سے محفوظ رہے اور امت کی یکجہتی بھی برقرار رہے۔ ایسا کرنے سے قادیانیوں کے اپنے مذہب کی پیروی اور اس پر عمل کرنے کے حق پر نہ کوئی زد پڑتی ہے' نہ اس کی خلاف ورزی ہوتی ہے.................. مرزا صاحب نے جس قسم کے مذہب کی تلقین وتبلیغ کی اور قادیانی جس مذہب کے پیروکار اور وفادار ہیں' رسول اکرم ﷺ کے زمانے سے لے کر اب تک تمام ممالک کے مسلمان اسے اسلام کے اساسی نکات کے خلاف گستاخانہ' توہین آمیز' اشتعال انگیز' گمراہ کن اور بے ادبی پر مبنی سمجھتے آئے ہیں۔ وہ تمام مسلمان جو اسلام اور ختم نبوت کے مابین قائم رشتہ وتعلق میں کسی مداخلت کے روادار نہیں' مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت سے سخت برگشتہ ہیں اور اسے یکسر مسترد کرتے ہیں۔ قادیانیوں کے نزدیک غیر قادیانی یا غیر احمدی (یعنی مسلمان) کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس طرح انہوں نے اپنی علیحدہ امت بنالی ہے جو امت مسلمہ کا حصہ نہیں' یہ چیز خود ان کے طرز عمل اور عقائد سے ثابت ہے۔ وہ مسلمانوں کو اپنی ملت سے خارج گردانتے ہیں۔ قادیانی حضرات حکومت برطانیہ کے زیر سایہ خود کو مسلمان ظاہر کر سکتے تھے، اب ایسا نہیں کر سکتے' کیونکہ مسلمانوں کے نزدیک مرزا قادیانی امتِ مسلمہ میں انتشار وتفریق پیدا کر کے انگریزوں کے مفادات کے لیے کام کرتا رہا تھا.................. یہ بات قابل غور ہے کہ اس قول کے نتائج کہ مرزا صاحب بذات خود محمد اور احمد تھے (یہ دونوں رسول اکرم ﷺ کے نام ہیں) خاصے دُور رس نکلتے ہیں۔ مرزا صاحب کے خلفاء' رسول اکرم ﷺ کے خلفاء بن گئے۔ مسلمان جو کلمہ پڑھتے ہیں اس کے معنی ہیں۔ ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد (ﷺ) اس کے رسول ہیں۔'' مرزا صاحب کو محمد مان لیا جائے تو جب بھی اور جہاں بھی لفظ محمد پڑھا یا ادا کیا جائے گا' اس سے مراد مرزا صاحب ہی ہوں گے.................. مرزا صاحب کے مخصوص دعویٰ کے پیش نظر یہ بات روزِ روشن کی طرح

عیاں ہے کہ قادیانی حضرات مرزا صاحب کو حضرت محمد ﷺ کا بدل مانتے ہیں۔ اس لیے جھنڈوں پر لکھے ہوئے اور بیجوں پر تحریر شدہ الفاظ ''محمد رسول اللہ'' کا استعمال ہر قادیانی کی اپنی ذمہ داری ہے کیونکہ ایسا کرنا رسول اکرم ﷺ کے مقدس نام کی بے حرمتی کرنے کے مترادف ہے۔ بلاشبہ ایسا فعل دفعہ 295۔سی تعزیرات پاکستان کے دائرہ میں آتا ہے۔''(PLD 1992 Lahore-1)

آخر میں قادیانیوں نے ان تمام فیصلوں کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا اور یہ موقف اختیار کیا کہ ہمیں آئین کے مطابق آزادی کا حق حاصل ہے، لیکن ہمیں شعائر اسلامی استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا عدالت تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/B اور 298/C کو کالعدم قرار دے۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ نے اس کیس کی مفصل سماعت کی۔ دونوں طرف سے دلائل دیے گئے۔ قادیانیوں کی اصل کتابوں سے متنازعہ ترین حوالہ جات پیش کیے گئے۔ اس کے بعد سپریم کورٹ نے اپنے تاریخی فیصلہ (ظہیر الدین بنام سرکار(1993 SCMR 1718 میں قرار دیا کہ کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ اپنے مذہب ہی کی تبلیغ کر سکتا ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں وہ سزا اور جرمانے کا مستوجب ہوگا۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہ جج صاحبان کسی دینی مدرسہ یا اسلامی دارالعلوم کے استاد نہیں تھے بلکہ انگریزی قانون پڑھے ہوئے تھے۔ ان کا کام آئین و قانون کے تحت انصاف مہیا کرنا ہوتا ہے۔ فاضل جج صاحبان کا یہ بھی کہنا تھا کہ قادیانی اسلام کے نام پر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں جبکہ دھوکا دینا کسی کا بنیادی حق نہیں ہے اور نہ اس سے کسی کے حقوق یا آزادی ہی سلب ہوتی ہے۔

سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ نے شعائر اسلامی استعمال کرنے پر قادیانیوں کے خلاف اپنے تاریخ ساز فیصلہ میں لکھا:

❑ ''پس یہ بات واضح ہے کہ دستور نے اسلامی احکام کو' جیسا کہ وہ قرآن و سنت میں ہیں' منضبط حقیقی اور موثر قانون کے طور پر اپنا لیا ہے۔ معاملہ کی اس صورت میں اسلامی احکام ہی' جیسا کہ وہ قرآن وسنت میں درج ہیں' اب حقیقی قانون کا درجہ

رکھتے ہیں۔ آرٹیکل -2اے نے اللہ تعالیٰ کے اقتدار اعلیٰ کو موثر اور واجب التعمیل بنادیا ہے۔ اسی آرٹیکل کی بدولت قرارداد مقاصد میں درج قانونی احکام اور قانون کے اصول موثر اور آئین کا مستقل حصہ بن گئے ہیں۔ اس لیے انسان کا بنایا ہوا ہر قانون احکام اسلامی کے مطابق' جیسا کہ وہ قرآن وسنت میں مذکور ہیں' ہونا چاہیے اور آئین میں دیے گئے بنیادی حقوق بھی اسلامی نظریات و تعلیمات کے منافی نہیں ہونے چاہئیں............... امر واقعہ یہ ہے کہ قادیانیوں نے باطنی طور پر اپنے بارے میں حقیقی مسلمان برادری ہونے کا اعلان کر رکھا ہے۔ انھوں نے خود کو اصل امت مسلمہ سے اس بنا پر الگ کرلیا ہے اور مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں کہ مسلمان' مرزا قادیانی' بانی جماعت احمدیہ' کو پیغمبر اور مسیح موعود کیوں نہیں مانتے۔ یہ عقیدہ خود مرزا قادیانی کی ہدایات کے تحت اپنایا گیا ہے جو برملا کہتا تھا کہ ''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعویٰ (نبوت و رسالت) کی تصدیق کرتا ہے مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد (یعنی مسلمان) جن کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے' وہ مجھے نہیں مانتے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص 547، 548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5، ص 547، 548)...... .... ایک ''نبی'' نے جو زبان استعمال کی ہے اور مخاطبوں پر اس کا جو اثر ہوسکتا ہے' وہ قابل غور ہے۔ ایسی لغو اور بے ہودہ زبان کے استعمال کی اور بھی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں' لیکن ہم صرف ایک اور مثال دینے پر اکتفا کرتے ہیں۔

''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔'' (نجم الہدیٰ از مرزا قادیانی، صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14، صفحہ 53)

اسی طرح کی دیگر تحریریں ڈھیروں کی صورت میں موجود ہیں جو نہ صرف مرزا قادیانی کے اپنے قلم سے ہیں بلکہ اس کے نام نہاد خلفاء اور پیروکاروں نے بھی لکھی ہیں جو کسی شک وشبہ کے بغیر ثابت کرتی ہیں کہ وہ مذہبی لحاظ سے اور معاشرتی طور پر مسلمانوں سے ایک الگ اور مختلف برادری ہیں۔ سر محمد ظفر اللہ خاں قادیانی نے پاکستان کا وزیر خارجہ ہوتے ہوئے بابائے قوم قائداعظم کی نماز جنازہ میں شامل ہونے اور انھیں آخری خراج عقیدت پیش کرنے سے یہ

کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ اسے غیر مسلم ریاست کا مسلمان وزیر خارجہ یا مسلم ریاست کا غیر مسلم وزیر خارجہ سمجھ لیا جائے۔(روزنامہ ''زمیندار'' لاہور' مورخہ 8 فروری 1950ء)

مرزا قادیانی نے اپنے ماننے والوں کو غیر احمدیوں کے ساتھ اپنی بچیوں کے نکاح کرنے اور ان کے ساتھ نماز پڑھنے سے منع کر دیا تھا۔ اس کے بقول مسلمانوں کی بڑی جماعت کو زیادہ سے زیادہ عیسائیوں کی طرح سمجھا جا سکتا ہے۔

کلمہ ایک اقرار نامہ ہے جسے پڑھ کر غیر مسلم اسلام کے دائرہ میں داخل ہوتا ہے' یہ عربی زبان میں ہے اور مسلمانوں کے لیے خاص ہے جو اسے نہ صرف اپنے عقیدہ کے اظہار کے لیے پڑھتے ہیں بلکہ روحانی ترقی کے لیے بھی اکثر اس کا ورد کرتے ہیں۔ کلمہ طیبہ کے معنی ہیں ''خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمدؐ اس کے رسول ہیں'' اس کے برعکس قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی (نعوذ باللہ) حضرت محمد ﷺ کا بروز ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''ایک غلطی کا ازالہ'' میں لکھا ہے:

''سورۃ الفتح کی آیت نمبر 29 کے نزول میں محمدؐ کو اللہ کا رسول کہا گیا ہے......
اللہ نے اس (مرزا قادیانی) کا نام محمد رکھا'' (مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207)

روزنامہ ''بدر'' (قادیان) کی اشاعت 25 اکتوبر 1906ء میں قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی سابق ایڈیٹر ''Review of Religions'' کی ایک نظم شائع ہوئی تھی' جس کے ایک بند کا مفہوم اس طرح ہے ''محمد ﷺ پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ دنیا میں دوبارہ آ گئے ہیں، جو کوئی محمد ﷺ کو ان کی مکمل شان کے ساتھ دیکھنے کا متمنی ہو' اسے چاہیے کہ وہ قادیان جائے۔''

- محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں — اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل — غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں''

یہ نظم مرزا قادیانی کو سنائی گئی تو اس نے اس پر مسرت کا اظہار کیا۔

(روزنامہ ''الفضل'' قادیان، 22 اگست 1944ء)

''اوپر جو کچھ کہا گیا اس کی روشنی میں مسلمانوں میں اس بات پر عمومی اتفاق رائے

پایا جاتا ہے کہ جب کوئی قادیانی کلمہ طیبہ پڑھتا ہے یا اس کا اظہار کرتا ہے تو اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ایسا نبی ہے' جس کی اطاعت واجب ہے اور جو ایسا نہیں کرتا' وہ بے دین ہے' بصورت دیگر وہ خود کو مسلمان کے طور پر پیش کر کے لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ آخری بات یہ ہے کہ یا تو وہ مسلمانوں کی تضحیک کرتے ہیں یا اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات' صورت حال کی راہنمائی کرتی ہیں۔ اس لیے جیسی بھی صورت حال ہو' ارتکاب جرم کو ایک نہ ایک طریقہ سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔''

مرزا قادیانی نے نہ صرف یہ کہ اپنی تحریروں میں رسول اکرم ﷺ کی عظمت و شان کو گھٹانے کی کوشش کی بلکہ بعض مواقع پر ان کا مذاق بھی اڑایا۔''

''پیغمبر اسلام اشاعت دین کو مکمل نہیں کر سکے' میں نے اس کی تکمیل کی۔''

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 165، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 263)

ایک اور کتاب میں کہتا ہے:

''رسول اکرمؐ بعض نازل شدہ پیغامات کو نہیں سمجھ سکے اور ان سے بہت سی غلطیاں سرزد ہوئیں۔'' (دیکھیے ازالہ اوہام ص 346 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 472، 473)

مزید یہ کہ:

''رسول اکرمؐ نصاریٰ کا تیار کردہ پنیر کھاتے تھے جس میں وہ سور کی چربی ملاتے تھے۔'' (روزنامہ ''الفضل'' قادیان، 22 فروری 1924ء)

اس طرح اور بہت سی تحریریں موجود ہیں لیکن ہم اس ریکارڈ کو مزید گراں بار نہیں کرنا چاہتے۔

''ہر مسلمان کا بنیادی عقیدہ ہے کہ وہ ہر نبی کو مانتا اور اس کا احترام کرتا ہے۔ اس لیے اگر کسی نبی کی شان کے خلاف کچھ کہا جائے تو اس سے مسلمان کے جذبات کو ٹھیس پہنچے گی' جس سے وہ قانون شکنی پر آمادہ ہو سکتا ہے۔ اس کا انحصار جذبات پر ہونے والے حملے کی سنگینی پر ہے۔ ہائی کورٹ کے فاضل جج (جسٹس خلیل الرحمن خان) نے مرزائیوں کی کتابوں سے بہت سے حوالے نقل کر کے ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی نے

دوسرے انبیائے کرام خصوصاً حضرت عیسیٰؑ کی بھی بڑی توہین کی اور ان کی شان گھٹائی۔ (حضرت عیسیٰؑ کی جگہ وہ خود لینا چاہتا تھا۔ ہم اس سارے مواد کو نقل کرنا ضروری نہیں سمجھتے' صرف دو مثالوں پر اکتفا کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی ایک جگہ رقم طراز ہے:

''کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے۔ وہ سب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کیے گئے اور اسی لیے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے۔'' (ملفوظات جلد دوم صفحہ 201 طبع جدید، از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھتا ہے:

- ''حضرت مسیح کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین نانیاں اور دادیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''
  (ضمیمہ انجام آتھم، حاشیہ 7، مندرجہ روحانی خزائن جلد 11، ص 291)
- ''اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن حکیم حضرت عیسیٰ' ان کی والدہ اور خاندان کی بڑائی بیان کرتی ہے۔ دیکھئے سورۂ آل عمران ((3 کی آیات 33 تا 45,37 تا 47 سورۂ مریم ((19 کی آیت 16 تا 32۔ کیا کوئی مسلمان قرآن کے خلاف کچھ کہنے کی جسارت کر سکتا ہے اور جو ایسی حماقت کرے' کیا وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ ایسی صورت میں مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار کیسے مسلمان ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں؟ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مرزا قادیانی پر اسی کی مذکورہ بالا تحریروں کی بنا پر توہین مذہب ایکٹ مجریہ 1679ء کے تحت عیسائیت کی توہین کے جرم میں کسی انگریز عدالت میں ملزم قرار دے کر سزا دی جا سکتی تھی' مگر ایسا نہیں کیا گیا۔..................

یہ بات قابل غور ہے کہ صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے قوانین، ایسے الفاظ اور جملوں کے استعمال کا تحفظ کرتے ہیں، جن کا مخصوص مفہوم و معنی ہو اور اگر وہ دوسروں کے لیے استعمال کیے جائیں تو لوگوں کو دھوکا دینے اور گمراہ کرنے کا سبب بن سکتے ہیں۔ جو لوگ دوسروں کو دھوکا دیتے ہیں، ان کی حوصلہ شکنی ہونی چاہیے۔ پاکستان ایسی نظریاتی

ریاست میں قادیانی جو کہ غیر مسلم ہیں، اپنے عقیدہ کو اسلام کے طو پر پیش کر کے دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ یہ بات خوش آئند اور لائق تحسین ہے کہ دنیا کے اس خطے میں عقیدہ آج بھی ہر مسلمان کے لیے سب سے قیمتی متاع ہے، وہ ایسی حکومت کو ہرگز برداشت نہیں کرے گا جو اسے ایسی جعل سازیوں اور دسیسہ کاریوں سے تحفظ فراہم کرنے کو تیار نہ ہو۔ قادیانی اصرار کرتے ہیں کہ انہیں نہ صرف اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر پیش کرنے کا لائسنس دیا جائے بلکہ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ اسلام کی انتہائی محترم و مقدس شخصیات کے ساتھ استعمال ہونے والے القابات اور خطابات وغیرہ کو ان گستاخ غیر مسلموں (مرزا قادیانی اوراس کے خلیفوں) کے ناموں کے ساتھ چسپاں کیا جائے، جو مسلم شخصیات کی جوتی کے برابر بھی نہیں۔ حقیقتاً مسلمان اس اقدام کو اپنی عظیم ہستیوں کی بے حرمتی اور توہین و تنقیص پر محمول کرتے ہیں۔ پس قادیانیوں کی طرف سے ممنوعہ القابات اور شعائر اسلامی کے استعمال پر اصرار اس بارے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہنے دیتا کہ وہ قصداً ایسا کرنا چاہتے ہیں جو نہ صرف ان مقدس ہستیوں کی بے حرمتی کرنے بلکہ دوسروں کو دھوکا دینے کے مترادف بھی ہے۔ اگر کوئی مذہبی گروہ (قادیانیت) دھوکا دہی اور فریب کاری کو اپنا بنیادی حق سمجھ کر اس پر اصرار کرے اور اس سلسلے میں عدالتوں سے مدد کا طلبگار ہو تو اس کا خدا ہی حافظ ہے۔ اگر قادیانی دوسروں کو دھوکا دینے کا ارادہ نہیں رکھتے تو وہ اپنے مذہب کے لیے نئے القابات وغیرہ کیوں وضع نہیں کر لیتے؟ کیا انہیں اس بات کا احساس نہیں کہ دوسرے مذاہب کے شعائر، مخصوص نشانات، علامات اور اعمال پر انحصار کر کے وہ خود اپنے مذہب کی ریاکاری کا پردہ چاک کریں گے۔ اس صورت میں اس کے معانی یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ ان کا نیا مذہب، اپنی طاقت، میرٹ اور صلاحیت کے بل پر ترقی نہیں کرسکتا یا فروغ نہیں پاسکتا بلکہ اسے جعل سازی و فریب پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے؟ آخر کار دنیا میں اور بھی بہت سے مذاہب ہیں، انہوں نے مسلمانوں یا دوسروں لوگوں کے القابات وغیرہ پر کبھی غاصبانہ قبضہ نہیں کیا، بلکہ وہ اپنے عقائد کی پیروی اور اس کی تبلیغ بڑے فخر سے کرتے ہیں۔........... ہر مسلمان کے لیے جس کا ایمان پختہ ہو، لازم ہے کہ رسول اکرم

ﷺ کے ساتھ اپنے بچوں، خاندان، والدین اور دنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے۔'' (''صحیح بخاری'' ''کتاب الایمان''، ''باب حب الرسول من الایمان'') کیا ایسی صورت میں کوئی کسی مسلمان کو موردِ الزام ٹھہرا سکتا ہے۔ اگر وہ ایسا دل آزار مواد جیسا کہ مرزا قادیانی نے تخلیق کیا ہے سننے، پڑھنے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے؟ ''ہمیں اس پس منظر میں قادیانیوں کے صد سالہ جشن کی تقریبات کے موقع پر قادیانیوں کے اعلانیہ رویہ کا تصور کرنا چاہیے اور اس ردعمل کے بارے میں سوچنا چاہیے، جس کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے ہوسکتا تھا۔ اس لیے اگر کسی قادیانی کو انتظامیہ کی طرف سے یا قانوناً شعائر اسلام کا اعلانیہ اظہار کرنے یا انہیں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو یہ اقدام اس کی شکل میں ایک اور ''رشدی'' (یعنی رسوائے زمانہ گستاخ رسول ملعون سلمان رشدی جس نے شیطانی آیات نامی کتاب میں حضور ﷺ کی شان میں بے حد توہین کی) تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔ کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان، مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے اور اگر دے سکتی ہے تو کس قیمت پر؟ اگر قادیانیوں کو سرعام جلوس نکالنے یا جلسہ کرنے کی اجازت دی جائے تو یہ خانہ جنگی کی اجازت دینے کے برابر ہے۔ یہ محض قیاس آرائی نہیں، حقیقتاً ماضی میں بارہا ایسا ہو چکا ہے اور بھاری جانی و مالی نقصان کے بعد اس پر قابو پایا گیا۔ ردعمل یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی قادیانی سرعام کسی پلے کارڈ، بیج یا پوسٹر پر کلمہ طیبہ کی نمائش کرتا ہے یا دیوار یا نمائشی دروازوں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرتا یا انہیں پڑھتا ہے تو یہ اعلانیہ رسول اکرم ﷺ کے نام نامی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیائے کرام کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا صاحب کا مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا اور طیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز نقص امن عامہ کا موجب بن سکتی ہے، جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کے جان و مال کا نقصان ہوسکتا ہے............ ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ قادیانیوں کو اپنی شخصیات، مقامات اور معمولات کے لیے نئے خطاب، القاب یا نام وضع کرنے میں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آخر کار ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر برادریوں نے بھی تو اپنے بزرگوں کے لیے القاب وخطاب بنا رکھے ہیں اور وہ اپنے تہوار امن و امان کا کوئی مسئلہ یا الجھن پیدا کیے بغیر پُرامن طور پر مناتے ہیں............ بہرحال قادیانیوں پر لازم ہے کہ وہ آئین و قانون کا احترام کریں اور انہیں اسلام سمیت کسی دوسرے مذہب کی مقدس ہستیوں کی بے حرمتی یا توہین نہیں کرنی چاہیے نہ ہی ان کے مخصوص خطابات، القابات و اصطلاحات استعمال کرنے چاہیے۔ نیز مخصوص نام مثلاً مسجد اور مذہبی عمل مثلاً اذان وغیرہ کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے اور لوگوں کو عقیدہ کے بارے میں گمراہ نہ کیا جائے یا دھوکا نہ دیا جائے۔"

(ظہیرالدین بنام سرکار 1993 SCMR 1718)

لاہور ہائی کورٹ کے جناب جسٹس اعجاز احمد چوہدری اپنے فیصلہ میں لکھتے ہیں:

❑ "زیر دفعہ 295-C، جرم متشکل کرنے کے لیے، گواہان کی تعداد درکار نہیں اور یہ بھی ضروری نہیں کہ گستاخانہ اور غلیظ زبان، کسی عوامی مقام پر بلند آواز میں یا کسی ملاقات میں استعمال کی جائے یا پھر کسی خاص جگہ استعمال کی جائے، بلکہ کسی ایک گواہ کا یہ بیان کہ کسی شخص نے گھر کے اندر بھی نبی اکرم ﷺ کے متعلق توہین آمیز زبان استعمال کی ہے، اس قسم کی توہین کے مرتکب کو سزائے موت دینے کے لیے کافی ہے۔"

(2005 YLR 985 Lahore)

لاہور ہائی کورٹ کے مذکورہ فیصلہ کی روشنی میں یہ بات بھی طے ہوگئی ہے کہ جرم خواہ چار دیواری کے اندر ہو یا چار دیواری کے باہر، قانون اس کے خلاف حرکت میں آئے گا۔ اس فیصلہ سے قادیانیوں کا یہ دعویٰ بھی باطل ہو جاتا ہے کہ چونکہ وہ اپنی عبادت گاہ کے اندر اپنی عبادت کرتے ہیں، اس لیے ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی۔ قادیانی بتائیں کہ جب وہ اپنی عبادت گاہ میں اپنی عبادت کرتے ہیں تو کیا مسلمانوں ایسی اذان نہیں دیتے؟ کیا وہ شعائر اسلامی کا استعمال نہیں کرتے؟ دوران عبادت ان کی تمام حرکات و سکنات کیا مکمل طور پر مسلمانوں سے

مشابہت نہیں رکھتیں؟ کیا وہ اپنے خطبات میں آنجہانی مرزا قادیانی کی کتب سے متنازعہ ترین، دل آزار اور گستاخانہ عبارات نہیں پڑھتے؟ کیا وہ اس کا تذکرہ نبی اور رسول کے الفاظ سے نہیں کرتے؟ اگر واقعی ایسا ہے اور یقیناً ایسا ہی ہے تو قادیانیوں کی ان خلاف قانون سرگرمیوں پر قانون حرکت میں کیوں نہیں آتا۔ اس اہم نکتہ پر بھی غور کیجیے کہ اگر کوئی شخص چار دیواری کے اندر دھماکہ خیز مواد کی تیاری کر رہا ہو، یا زنا کا ارتکاب کر رہا ہو یا ڈکیتی کر رہا ہو یا کسی کو قتل کر رہا ہو یا پاکستان کی سا لمیت کے خلاف کوئی سازش تیار کر رہا ہو، یا جعلی کرنسی تیار کر رہا ہو تو کیا اسے اس لیے نظر انداز کر دیا جائے گا کہ چونکہ یہ جرائم چار دیواری کے اندر ہو رہے ہیں، اس لیے قانون بے بس ہے۔ یقیناً ایسا نہیں ہے۔ اگر مذکورہ جرائم خواہ چار دیواری کے اندر ہی کیوں نہ ہوں، ان کے خلاف قانون فوری طور پر پوری طاقت کے ساتھ حرکت میں آئے گا اور جرائم کے مرتکب کو قانون کے مطابق سزا ملے گی۔ اس طرح اگر کوئی قادیانی خواہ چار دیواری (اپنی عبادت گاہ) کے اندر شعائر اسلامی استعمال کرتا ہو تو اس کے خلاف بغیر کسی تاخیر کے قانون کے مطابق کارروائی ہوگی اور یہ بھی یاد رہے کہ اس کے لیے کسی مسلمان کی طرف سے شکایت یا درخواست کا انتظار نہیں کرنا چاہیے بلکہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو ازخود فوری طور پر کارروائی کرنی چاہیے تاکہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا نہ ہو۔

اسلام آباد ہائی کورٹ کے جناب جسٹس شوکت عزیز صدیقی نے قادیانیوں کے شعائر اسلامی استعمال کرنے پر اپنے یادگار فیصلہ میں قرار دیا:

❑ ”پاکستان کے ہر شہری کے لیے لازمی ہے کہ مخصوص کوائف پر مشتمل اپنی شناخت حاصل کرے۔ کسی مسلمان کو اجازت نہیں ہے کہ اپنی شناخت کو بطور غیر مسلم کے بھیس میں رکھے اور کسی غیر مسلم کو حق حاصل نہیں ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے۔ کوئی بھی شہری جو ایسا کرتا ہے، وہ ریاست سے دھوکہ دہی کا مرتکب ہوگا اور آئین کی پامالی کا مرتکب قرار پائے گا۔............ آئین کے آرٹیکل 260(3)(a)(b) میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کی تعریف کی گئی ہے جس پر قوم کا اتفاق ہے۔ بدقسمتی سے اس علیحدگی کے معیار

پر قانون سازی نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے ایک غیر مسلم اقلیت اپنے آپ کو مسلم اکثریت کا حصہ ظاہر کر کے اپنی اصل شناخت کو چھپاتی ہے اور ریاست سے دھوکہ دہی کا مرتکب ہوتی ہے جس کی وجہ سے پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں بلکہ انتہائی نوعیت کے اہم آئینی تقاضوں کی راہ بھی ہموار ہوتی ہے۔ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کی ایک رپورٹ کے مطابق اس سے متعلقہ کسی بھی سرکاری ملازم کا کوئی ریکارڈ دستیاب نہیں ہے جو خطرناک امر ہے اور ایک بڑا دھچکے کے مترادف ہے اور یہ آئین کی روح اور تقاضوں کے بھی منافی ہے۔ .... پاکستان میں رہنے والی اکثر اقلیتیں اپنے ناموں اور پہچان کے اعتبار سے علیحدہ شناخت رکھتی ہیں لیکن آئین کے مطابق ان اقلیتوں میں سے ایک اقلیت اپنے ناموں اور ظاہری لباس کے اعتبار سے علیحدہ شناخت نہیں رکھتی جس سے بحرانی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اپنے ناموں کی وجہ سے وہ (قادیانی) آسانی سے اپنا عقیدہ چھپا سکتے ہیں اور ایک مسلم اکثریت کا حصہ بن سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں، وہ مکرم اور حساس عہدوں تک رسائی بھی پا سکتے ہیں اور جملہ مفادات حاصل کر سکتے ہیں۔ .... اس صورت حال کو سنبھالنا اہم ہے کیونکہ ایک غیر مسلم کی آئینی عہدوں پر تعیناتی ہمارے مقامی قانون اور رسومات کے منافی ہے۔ اسی طرح، غیر مسلم مخصوص آئینی عہدوں کے لیے منتخب بھی نہیں ہو سکتے ہیں۔ اکثر اداروں /شعبوں بشمول پارلیمنٹ کی ممبر شپ، اقلیتوں کے لیے مخصوص نشستیں ہیں۔ اسی لیے جب کسی اقلیتی گروہ کا کوئی رکن اپنے اصل مذہبی عقیدے کو دھوکہ دہی سے چھپاتا ہے اور اپنے آپ کو مسلم اکثریت کا حصہ ظاہر کرتا ہے تو وہ آئین کے الفاظ اور روح کی نفی کر رہا ہوتا ہے۔ اس پامالی سے محفوظ بنانے کے لیے ریاست کو فوری اقدامات کرنے چاہییے۔...... حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کا معاملہ ہمارے مذہب کا مرکزی نقطہ ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے اس کی حفاظت اور پاسداری کرے۔ پارلیمنٹ بحیثیت ایک اعلیٰ معزز ادارے کے پاکستانی قوم کے نمائندہ ہونے کے ناطے اس مذہبی روح کی محافظ ہے۔ اس صورت حال میں، یہ مسلم اکثریت کا حق ہے مناسب آگاہی اور حساسیت کی توقع رکھے۔ ختم نبوت کے بنیادی عقیدے کے تحفظ کے علاوہ، پارلیمنٹ کو ایسے اقدامات بھی کرنے چاہیے جو ان

کا قلع قمع کر سکے جو اس عقیدے کو داغ لگانے کی کوشش کرے۔‘‘

عدالت نے حکومت کو مزید احکامات جاری کرتے ہوئے کہا:

❑ ’’قومی شناختی کارڈ، پاسپورٹ، پیدائشی پرچی اور فہرست رائے دہندگان میں اندراج کے لیے درخواست دہندہ کو آئین کے آرٹیکل 260(3)(a)(b) کے مطابق مسلمانوں اور غیر مسلموں کی تعریف کی بنیاد پر ایک بیان حلفی دینا ہوگا۔اوپر بتائے گئے بیان حلفی کو تمام حکومتی اور نیم حکومتی اداروں خصوصاً عدلیہ، آرمڈ فورسز اور سول سروسز میں تعیناتی کے لیے لازمی قرار دیا جائے۔ .... پارلیمنٹ آئینی تقاضوں اور معزز سپریم کورٹ آف پاکستان اور لاہور ہائیکورٹ لاہور کے بنیادی قانونی اصولوں رپورٹ شدہ کیس لاء بالترتیب (1993 ایس سی ایم آر 1718 اور پی ایل ڈی 1992 لاہور 1) کی روشنی میں ضروری قانون سازی کرے اور مروجہ قوانین میں مطلوبہ ترامیم متعارف کروائے تاکہ اس امر کو یقینی بنایا جا سکے کہ ’اسلام‘ اور ’مسلمانوں‘ کے لیے استعمال ہونے والی مخصوص اصطلاحات کسی اور اقلیت کو اپنی شناخت چھپانے یا کسی اور مقصد کے لیے استعمال کی اجازت نہ ہو۔ اسلامیات/ دینیات کی بطور مضمون تعلیم کے لیے ہر ادارے پر مسلم اساتذہ کی موجودگی لازمی قرار دی جائے۔‘‘

عدالت نے مزید اپنے فیصلہ میں لکھا:

❑ ’’بلا شک وشبہ 7 ستمبر 1974 کو جب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر دوسرا آئینی ترمیمی بل پاس کیا، وہ ہر مسلمان کے لیے ایک بڑی خوشی کا موقع تھا لیکن بد قسمتی سے مخصوص قوانین اس آئینی ترمیم کو بڑھاوا نہ دے سکے۔ دوسری جانب، قادیانیوں نے مختلف طریقوں اور بہانوں سے دوسری آئینی ترمیم کے مقاصد کو بگاڑنے کی بھرپور کوشش کی۔ قادیانیوں (کے دونوں گروہوں کو) غیر مسلم قرار دینے کے بعد ان کی علیحدہ شناخت، پہچان اور چھان بین کے لیے کچھ اقدامات ضروری تھے کیونکہ قادیانی دوسری اقلیتوں کی طرح نہیں ہیں جنھیں اپنی ظاہری شکل وصورت، ناموں، عقائد اور طریقہ عبادت سے باآسانی پہچانا جا سکتا ہے۔ جبکہ قادیانیوں کے مسلمانوں جیسے نام، ظاہری

خدوخال اور حتیٰ کہ ان کی عبادات بھی ملتی جلتی ہیں اس لیے ان کی علیحدٰہ شناخت کے حوالے سے ابہام انہیں غیر مسلم قرار دینے سے ختم ہوسکتا تھا لیکن یہ مقصد حاصل نہ ہوسکا۔ مثال کے طور پر''احمد'' کا نام قادیانیوں سے مختص ہے اور اسی بنیاد پر وہ احمدی کہلاتے ہیں جس کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے کیونکہ ''احمد'' کا نام نامی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے موسوم ہے جنھیں دیگر مذہبی کتب کے علاوہ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے اس نام سے پکارا ہے۔ مسلمان اس نام کے حوالے سے بہت جذباتی ہیں اور کسی فرد کے پہلے تعارف یا ملاقات میں اس کا نام اس کے مذہب کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس ضمن میں قرآن کی موجودہ آیت کا حوالہ دیا جاسکتا ہے۔

وَ مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ یَّاْتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ (الصّف:6)

(ترجمہ): ''اور ایک پیغمبر جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام احمد ہوگا ان کی بشارت سناتا ہوں۔''

اس لیے حالات کا تقاضا ہے کہ قادیانیوں کو غلامان مرزا یا مرزائی سے تعبیر کیا جائے اور کسی صورت احمدی نہ پکارا جائے کیونکہ یہ اصطلاح اور حوالہ ان مسلمانوں کو الجھن میں ڈالتا ہے جن کا حضرت محمد ﷺ کے ختم نبوت پر عقیدہ ہے۔ قادیانیوں کو اجازت نہیں ہونی چاہیے کہ وہ مسلمانوں جیسے نام رکھ کر اپنی شناخت کو خفیہ رکھیں، اس لیے ان کو یا تو مسلمانوں سے ملتے جلتے نام رکھنے کی ممانعت ہونی چاہیے یا متبادل کے طور پر قادیانی، غلام مرزا یا مرزئی کو اس کے نام کا حصہ بنایا جانا چاہیے اور اس کا تذکرہ بھی کیا جائے۔''

(PLD 2019 Islamabad 62 Maulana Allah Wasaya Vs Federation of Pakistan)

قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلوں کے مندرجہ بالا اقتباسات سے ایک بات صاف عیاں ہے کہ اعلیٰ عدلیہ کے نزدیک قانون امتناع قادیانیت نہ صرف آئین کے مطابق ہے بلکہ یہ ملک میں امن وامان کے تحفظ کی ضمانت بھی فراہم کرتا ہے۔ اعلیٰ عدالتوں کے اتنے سارے فیصلوں کی موجودگی میں کسی ذی شعور کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ حکومت سے اس قانون کے خاتمہ کا مطالبہ کرے۔ ایسا مطالبہ کرنے کا مطلب

قادیانیوں کو شعائر اسلامی کی بے حرمتی کی کھلی چھٹی دینا اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے کھیلنا ہے جو ملک عزیز میں امن وامان کا مسئلہ پیدا کرنے کے مترادف ہے۔

سپریم کورٹ کے فیصلہ کی روشنی میں یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں (عیسائیوں، یہودیوں، ہندوؤں، سکھوں وغیرہ) میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ دیگر غیر مسلم، کافر ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے، نہ اپنے مذہب کو اسلام کہتے ہیں اور نہ ہی وہ شعائر اسلامی استعمال کرتے ہیں۔ اس کے برعکس قادیانی غیر مسلم ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کہتے ہیں، مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں اور اپنے مذہب کو اسلام کہہ کر تبلیغ و تشہیر کرتے اور تمام شعائر اسلامی استعمال کرتے ہیں۔ عیسائی اور یہودی خود جھوٹے ہیں لیکن ان کے نبی سچے اور برحق ہیں جبکہ قادیانی خود بھی جھوٹے ہیں اور ان کا نام نہاد نبی مرزا قادیانی بھی کذاب تھا۔ اسلام سچے نبی کے جھوٹے پیروکاروں کے وجود کو تسلیم کرتا ہے لیکن اسلام نہ جھوٹے نبی کو قبول کرتا ہے اور نہ ہی اس کے پیروکاروں کو۔ قادیانیوں کی حیثیت زندیق کی ہے اور زندیق کے احکامات عام کافروں سے علیحدہ ہیں۔

آخر میں چند نہایت اہم باتیں جن کا جاننا ہر شخص کے لیے بے حد ضروری ہے۔

پاکستان کے ہر شہری کے لیے لازم ہے کہ وہ مملکت پاکستان سے وفادار رہے۔ اس کے لیے سب سے پہلے ضروری ہے کہ وہ آئین پاکستان کو دل و جان سے تسلیم کرے۔ آئین کے آرٹیکل نمبر 5 کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

5(1): Loyalty to the State is the basic duty of every citizen.

(ترجمہ): مملکت سے وفاداری ہر شہری کا بنیادی فرض ہے۔

5(2): Obedience to the constitution and law is the (inviolable) obligation of every citizen wherever he may be and of every other person for the time being within Pakistan.

(ترجمہ) دستور اور قانون کی اطاعت ہر شہری خواہ وہ کہیں بھی ہو اور ہر وہ

شخص جو وقتی طور پر پاکستان میں ہو، کی (واجب التعمیل) ذمہ داری ہے۔

یاد رہے کہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ پاکستان اکھنڈ بھارت بنے گا۔قادیانی جماعت کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے کہا تھا:

- ''ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں بے شک یہ کام بہت مشکل ہے۔ مگر اس کے نتائج بھی بہت شاندار ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد ہوں تا احمدیت اس وسیع بیس پر ترقی کرے چنانچہ اس رویا میں اسی طرف اشارہ ہے، ممکن ہے عارضی طور پر افتراق پیدا ہو، اور کچھ وقت کے لیے دونوں قومیں جدا جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دور ہو جائے۔''

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان 5 اپریل 1947ء صفحہ 3)

- ''میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے، لیکن اگر قوموں کی غیر معمولی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے۔ اس طرح ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضا مند ہوئے ہیں تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے، اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔''

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان 16 مئی 1947ء صفحہ 2)

اسی طرح قادیانی خلیفہ مرزا طاہر نے لندن کے ایک اجتماع میں خطاب کرتے ہوئے کہا تھا:

- ''اللہ تعالیٰ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو تباہ کر دے گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ چند دنوں میں آپ خوشخبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو گیا ہے۔'' (ہفت روزہ چٹان 16 اگست 1984ء، جلد 39 شمارہ 31)

حضرت علامہ محمد اقبالؒ کی قادیانیت سے بیزاری کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ انہوں نے پنڈت جواہر لال نہرو کے نام اپنے 21 جون 1936 کے مکتوب میں قادیانیوں کو اسلام اور ہندوستان دونوں کا غدار قرار دیا۔

قادیانیوں نے سپریم کورٹ میں اپنی رٹ پٹیشن (ظہیر الدین بنام سرکار)

کے ذریعے عدالت سے درخواست کی کہ انہیں شعائر اسلامی استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔اس پر عدالت نے اپنے فیصلہ میں کہا کہ کسی غیر مسلم کو شعائر اسلامی استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ایسی پابندی کا مطلب بے ایمان اور دھوکے باز غیر مسلموں (جیسا کہ قادیانی ہیں) کو شعائر اسلامی کے استعمال سے باز رکھنا ہے تاکہ وہ اسلام کے نام پر دوسرے غیر مسلموں کو اپنے مذہب میں نہ لاسکیں۔ عدالت نے قادیانیوں کے بارے میں **fraudulent non Muslims** اور **unscrupulous** کے الفاظ استعمال کیے جو نہایت قابل غور ہیں۔

قادیانی کہتے ہیں کہ انہیں آئین کے آرٹیکل 19 اور 20 کے تحت تقریر و تحریر اور اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کا حق حاصل ہے۔ قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ مذکورہ آزادیاں یا حقوق شتر بے مہار نہیں۔ قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ آئین کے آرٹیکل 19 اور 20 کے تحت تقریر و تحریر، آزادی اظہار رائے، پریس کی آزادی اور اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کا حق اسلام کی عظمت، پاکستان کی سالمیت، قانون، امن عامہ اور اخلاقیات سے مشروط ہے۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ بتائیں:

(1) کیا آپ آئین کے آرٹیکل (2)106 اور (3)260 میں دی گئی اپنی حیثیت کہ ’قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں‘ کو تسلیم کرتے ہیں؟

(2) جب آپ آئین میں دی گئی اپنی حیثیت تسلیم نہیں کرتے تو پھر آئین میں دیئے گئے حقوق کا کیوں مطالبہ کرتے ہیں؟

(3) آئین کے آرٹیکل 19 اور 20 میں مذکورہ آزادیاں اور حقوق، ملکی قانون، امن عامہ اور اخلاقیات سے مشروط ہیں۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298 سی کے تحت کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا، اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتا اور شعائر اسلامی کا استعمال نہیں کر سکتا۔ کیا آپ اس قانون کو تسلیم کرتے ہیں؟ کیا آپ ملک بھر میں روزانہ اس قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے؟

(4) سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں آنجہانی مرزا قادیانی اور دیگر قادیانیوں کی کتب سے گستاخانہ اقتباسات نقل کر کے قرار دیا ہے کہ جب کوئی قادیانی کلمہ طیبہ پڑھتا ہے تو وہ 'محمد رسول اللہ' سے مراد، مرزا قادیانی لیتا ہے۔ اگر آپ کو ایسے گستاخانہ اور دل آزار مواد پر مبنی تقریر اور لٹریچر شائع کرنے کی اجازت دے دی جائے تو کیا ضمانت ہے کہ اس سے معاشرے میں اشتعال نہیں پھیلے گا اور اگر اس اشتعال انگیزی سے امن عامہ کی صورتحال کشیدہ ہوگئی تو اس کا کون ذمہ دار ہوگا؟

(5) سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کی کتاب (آئینہ کمالات اسلام مندرجہ روحانی خزائن جلد 5، صفحہ 547، 548) کا ایک اقتباس درج کر کے قادیانیوں کا عقیدہ بیان کیا کہ 'جو شخص مرزا قادیانی کو نبی اور رسول نہیں مانتا، وہ بدکار عورت کی اولاد ہے' کیا مرزا قادیانی کی یہ متنازعہ عبارت اخلاقیات کے زمرے میں آتی ہے؟

(6) آپ کو آئین کے تحت کون سے حقوق چاہئیں، مسلمانوں والے یا غیر مسلموں والے؟ اگر آپ مسلمانوں والے حقوق چاہتے ہیں تو آئین اس کی اجازت نہیں دیتا کیونکہ آپ غیر مسلم ہیں۔ اگر آپ غیر مسلموں والے حقوق چاہتے ہیں تو خدارا جس آئین کے تحت آپ حقوق مانگتے ہیں، سب سے پہلے کم از کم اس آئین میں دی گئی اپنی حیثیت تو تسلیم کریں۔ آپ آئین کو بھی نہیں مانتے اور حقوق بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اسے کہتے ہیں چوری اور سینہ زوری۔

(7) کیا آپ کو وہ تمام معاشی، معاشرتی اور سیاسی حقوق حاصل نہیں جو پاکستان کے کسی بھی دوسرے شہری کو حاصل ہیں؟ پاکستان کے تمام بڑے شہروں کے مہنگے ترین علاقوں میں آپ کی وسیع و عریض جائیدادیں اور ہاؤسنگ سوسائٹیاں ہیں۔ کاروباری سیکٹر میں آپ کے سینکڑوں پروجیکٹس ہیں جہاں سے آپ ہر سال مسلمانوں سے اربوں روپیہ کماتے ہیں۔ آپ کی درجنوں ٹیکسٹائل، گھی اور شوگر ملز ہیں۔ شیزان انٹرنیشنل (اس کی مصنوعات، ریسٹورنٹس، بیکرز) کا کاروبار پورے پاکستان میں پھیلا ہوا ہے۔ ہر ٹی

وی چینل پر اس کا اشتہار آتا ہے۔ ہر شہر میں آپ کے بڑے بڑے تعلیمی اور آئی ٹی کے ادارے ہیں۔ کئی فنانشل اور لاء کالجز آپ کے اپنے ہیں۔ کئی معروف کوریئر کمپنیز کے آپ مالک ہیں۔ کئی بڑے بڑے ہسپتال، فارما کمپنیز اور میڈیکل لیبارٹریاں آپ کی ملکیت ہیں۔ پاکستان بھر میں بڑے بڑے شاپنگ پلازوں اور مالز میں آپ کی بے شمار دکانیں ہیں۔ گاڑیوں کے معروف شورومز آپ کے ہیں۔ رئیل اسٹیٹ کے کاروبار میں آپ کا کوئی مد مقابل نہیں۔ آپ امپورٹ اور ایکسپورٹ کا وسیع پیمانے پر کاروبار کرتے ہیں۔ ہر چیمبر آف کامرس میں آپ خفیہ طریقے سے چھائے ہوئے ہیں۔ منی چینجرز اور سٹاک ایکسچینج میں آپ کی بھاری بھر کم انویسٹمنٹ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ملک کے ہر سرکاری محکمہ میں آپ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ قومی اسمبلی میں آپ کے لیے ایک نشست مختص ہے جہاں آپ اپنا نقطہ نظر بیان کر سکتے ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کو مزید کون سے حقوق درکار ہیں؟ آپ کے ساتھ کون سی زیادتی یا ناانصافی ہو رہی ہے؟ کون سا حق ہے جس سے آپ کو محروم رکھا جا رہا ہے؟ کوئی ایک ثبوت بتائیں کہ مملکت میں آپ کو کبھی دوسرے درجے کا شہری سمجھا گیا ہو؟ دراصل آپ اقلیت کی آڑ میں اپنے مذہب کی تبلیغ و ترویج چاہتے ہیں جس کی آئین و قانون اجازت نہیں دیتا۔ افسوس ہے کہ آپ آئین میں دی گئی اپنی حیثیت کو ماننے سے انکاری ہیں اور اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔

اس صورتحال میں حکومت کا فرض ہے کہ وہ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنائے تاکہ ملک بھر میں کہیں بھی لا اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا نہ ہو۔ حضرت عمر فاروقؓ کا قول ہے کہ قانون پر عملدرآمد ہی اصل قانون ہے۔

۞...۞...۞